برطانیہ میں امریکہ مخالف مظاہرے

مولانا زاہد الراشدی

گلاسگو، برطانیہ کے بڑے شہروں میں سے ہے اور مجھے ہر سال دو چار روز کے لئے یہاں حاضری کا موقع ملتا ہے۔ اس سال بھی معمول کے مطابق حاضری ہوئی۔ گلاسگو میں بات یہ ہوئی کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ صاحب مجھ سے پہلے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا تعلق چیچہ وطنی سے ہے اور دینی محاذ پر ہمیشہ متحرک رہتے ہیں۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام مرکزی جامعہ مسجد گلاسگو میں "عالم اسلام کی موجودہ صورت حال اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک جلسہ کا اہتمام کر رکھا تھا، جس میں انہوں نے مہمان خصوصی کی کرسی پر مجھے بٹھا دیا۔ جلسہ میں دیو بندی، بریلوی اور اہلحدیث مکاتب فکر اور جماعت اسلامی کے سرکردہ علماء کرام نے شرکت کی اور بعض حاضرین کا کہنا تھا کہ ۱۱ر ستمبر کے سانحہ کے بعد پہلا موقع تھا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مشترکہ فورم سے اس مسئلہ پر اظہار خیال کر رہے ہیں۔

گلاسگو کی مقامی آبادی افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف دو بار مظاہرہ کر چکی ہے اور یکم نومبر کو ایڈنبرا میں سکاٹش پارلیمنٹ کے سامنے بھی جنگ کے خلاف مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ۲۷ر اکتوبر کو ہونے والے مظاہرہ میں راقم الحروف نے بھی جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولانا امداد الحسن نعمانی، مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ اور شیخ عبدالواحد صاحب کے ہمراہ شرکت کی۔ یہ مظاہرہ گلاسگو کے جارج سکوائر میں ایک سٹوڈنٹس تنظیم کی طرف سے کیا گیا اور اس میں مختلف جماعتوں کے راہنماؤں کے علاوہ سکاٹش پارلیمنٹ کے مقامی ممبر ٹامی شیرٹون نے خطاب کیا۔ مظاہرین نے مختلف کتبے اٹھا رکھے تھے، جن پر "جنگ بند کرو"، "جنگ نہیں امن" اور "دہشت گردی کا علاج دہشت گردی نہیں" جیسے نعرے درج تھے۔ ایک کتبے پر "تین دہشت گرد بھائی، بش، بلیئر اور بن لادن" لکھا ہوا تھا اور مقررین کی تقریروں کے دوران ریلی کے شرکاء تالیوں اور سیٹیوں کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ اسکاٹش پارلیمنٹ کے ممبر نے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں بحث و مباحثہ کے بغیر اور ہم سے پوچھے بغیر جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے، جبکہ ہم اس جنگ کی حمایت نہیں کرتے اور نہتے افغان شہریوں پر بمباری اور ان کے قتل عام کو ظلم تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے افغانستان پر حملے روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، وزیر اعظم ٹونی بلیئر سے کہا کہ وہ اس معاملہ کو پارلیمنٹ میں لائیں اور رائے شماری کرائیں تا کہ پتہ چل سکے کہ ارکان پارلیمنٹ کی رائے کیا ہے۔

ریلی میں ایک افغان طالبہ نے تقریر کی جسے سب سے زیادہ داد ملی۔ اس طالبہ کا نام "حورا قادر" اور اس نے

انگلش میں پر جوش انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔اس نے کہا کہ بش اور بلیئر افغانستان میں جو مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ان میں کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ افغان قوم نے ہمیشہ اپنی آزادی برقرار رکھی ہے اور وہ اب بھی اپنی آزادی کا تحفظ کرے گی۔ برطانوی دارالعوام میں جنگ کے خلاف آواز بلند کرنے میں ممبر پارلیمنٹ جارج گیلوے سب سے پیش پیش ہیں اور ان کا تعلق بھی گلاسگو سے ہے۔انہوں نے عراق پر امریکی جارحیت کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند کی تھی اور اب افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف پوری بلند آہنگی کے ساتھ کلمۂ حق بلند کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے گزشتہ دنوں برطانیہ اور سکاٹش پارلیمنٹ کے مسلمان ممبروں کا شکوہ کیا ہے کہ وہ انصاف کا ساتھ دینے کی بجائے وزیراعظم ٹونی بلیئر کی پالیسی کی حمایت کر رہے ہیں۔اس سلسلہ میں لندن کے ایک اخبار میں جارج گیلوے کا بیان شائع ہوا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ گلاسگو کیلون سے لیبر ممبر پارلیمنٹ جارج گیلوے نے ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے مسلمان ارکان کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ مباحثہ کریں کہ افغانستان میں امریکہ اور برطانیہ کی جنگ کیسے جائز ہے؟ اور اس کی کیوں حمایت کی جائے؟ انہوں نے کہا کہ ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے مسلمان ارکان مباحثہ کے لئے جگہ اور سامعین کا خود انتخاب کریں۔انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان ارکان پارلیمنٹ سے بحث کرنا چاہتے ہیں کہ وہ افغانستان پر حملوں کے لئے کیا جواز پیش کرتے ہیں اور تین ہفتوں سے روزانہ چوبیس گھنٹے بمباری کی کیوں حمایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جنگ کے خلاف انہیں روزانہ ہزاروں خطوط آرہے ہیں جن میں سے اکثر مسلمانوں کے ہیں، وہ بمباری کے خلاف سخت مشتعل ہیں۔جارج گیلوے نے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے کہ وہ اور دوسرے ارکان پارلیمنٹ ایک عرصہ سے یہ جنگ لڑ رہے تھے کہ مسلمانوں کو ارکان پارلیمنٹ بنایا جائے لیکن دکھ کی بات ہے کہ وہ مسلمانوں کی بجائے وزیراعظم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

جارج گیلوے نے جب پارلیمنٹ میں افغانستان کے خلاف امریکی حملوں پر سب سے پہلے احتجاج کیا تھا اور جنگ کے خلاف آواز بلند کی تھی تو وہ تنہا تھے لیکن اب ان کی حمایت پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بڑھتی جا رہی ہے۔دوسرے ارکان پارلیمنٹ بھی رفتہ رفتہ ان کی حمایت میں شریک ہو رہے ہیں اور عوامی سطح پر جنگ کے خاف احتجاج کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔لندن میں گزشتہ ہفتے بہت بڑی ریلی ہوئی تھی اور اب ۱۸ نومبر کو لندن میں جنگ کے خلاف اس سے بھی بڑی ریلی منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے، جس کا اہتمام سی این ڈی اور گرین پارٹی جیسی جماعتیں کر رہی ہیں اور مسلم پارلیمنٹ کے لیڈر ڈاکٹر غیاث الدین اس مقصد کیلئے متحرک ہیں کہ اس ریلی میں مسلمان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔گزشتہ روز انہوں نے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ سے ملاقات کی جن میں راقم الحروف بھی شریک تھا۔اس موقع پر دونوں راہنماؤں نے ۱۸ نوبر کی ریلی کو کامیاب بنانے اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی شرکت کو

یقینی بنانے کے لئے مشترکہ رابطوں کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ گزشتہ ہفتے برمنگھم میں جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری منصور الحق کی دعوت پر مختلف دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں راقم الحروف نے بھی شرکت کی ۔اجلاس میں طے پایا کہ ۱۱ نومبر کو برمنگھم میں جنگ کے خلاف ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام خطاب کریں گے۔

الغرض برطانیہ میں عوامی سطح پر اور مسلمانوں کے دینی حلقوں میں جنگ کے خلاف بیداری بڑھ رہی ہے اور اس پس منظر میں گلاسگو کی مرکزی جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا مذکورہ مشترکہ جلسہ بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ جلسہ سے راقم الحروف اور عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کے علاوہ جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، یو کے اسلامک مشن کے رہنما علامہ مولانا عبدالرحمٰن عابد اور مرکزی جامع مسجد گلاسگو کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن نے خطاب کیا۔ علامہ فروغ القادری گلاسگو میں مولانا شاہ احمد نورانی کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ نمائندگی صرف ورلڈ اسلامک مشن تک محدود نہیں بلکہ ان کی وضع قطع، انداز گفتگو اور تازہ تازہ معلومات میں بھی مولانا نورانی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ان کی گفتگو کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ قادری صاحب کس جماعت کی نمائندگی کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں ''منہاج القرآن'' کا نام لیا تو دل میں خلش سی رہی کہ شاید ایسا نہ ہو۔ بعد میں چیمہ صاحب نے یہ بتا کر خلش دور کر دی کہ انہوں نے خود علامہ فروغ القادری صاحب سے پوچھا ہے وہ مولانا شاہ احمد نورانی کے ورلڈ اسلامک مشن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ خلش دور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا اندازہ درست ہونے پر خوشی بھی ہوئی کہ کیونکہ اس قسم کی نستعلیق اور ٹو دی پوائنٹ گفتگو اس مکتب فکر میں مولانا نورانی کا کوئی نمائندہ ہی کر سکتا ہے۔

راقم الحروف نے اپنی گفتگو میں اس نکتے پر زیادہ زور دیا کہ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو اپنے ملکوں کے قوانین کی پابندی اور اپنے معاہدات اور حلف کی پاسداری کرتے ہوئے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی حمایت کے لئے قانونی ذرائع اختیار کرنے چاہیں اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی آواز بلند کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں اس سے انہیں گریز نہیں کرنا چاہیے۔ وہ جنگ کے خلاف آواز بلند کرنے والے حلقوں کے ساتھ شریک ہوں۔ میڈیا وار لاجسٹک کے محاذ پر متحرک ہوں۔ بے گھر مسلمانوں کی امداد کے لئے مالی تعاون کو منظم کریں اور مسلم حکومتوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ افغانوں کے قتل عام پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے کی بجائے امریکی حملوں کو رکوانے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

☆☆☆